



چھاپ غلام محمد نور محمد



شکوۂ ابلیس

بحضور باریتعالےٰ

از عبدالاحد {آزاد}

حسب فرمائش

غلام محمد نور محمد تاجران کتب مہاراج گنج بازار

سرینگر کشمیر

باہتمام ملک محمد عارف خاں پرنٹر دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر نور محمد تاجر کتب نے
سرینگر کشمیر سے شائع کیا

شکوۂ ابلیس

بحضورِ باریتعالےٰ

غرض مہ آو سمنہ بیوفائی ونے بوازگو تتنے زمانہ

کتنا عرصہ گذرا - آج کہتا ہوں میری غرض بے وفائی یا بغاوت نہ تھی

ژہ بے خبر پاٹھ ننر مہ لاینت گرنت بہ حیلا کرُنت بہانا

تو نے میری بیخبری میں مجھ پر وار کیا (کلہاڑی چلائی) ایک حیلہ کیا اور بہانہ تراش لیا

مہ آس کتھو منزہ کڈان بدل کت نکار کرنس تہ دِژت نہ فرصت

مجھے ان باتوں سے کوئی اور ہی بات نکالنی تھی تو نے انکار کرنے کی بھی فرصت نہ دی

یتے خودی ہُند جزا چھو لعنت یہ چھا خدائی یہ گو طوفانا

یہاں خودی کا صلہ لعنت ہے - یہ کوئی خدائی ہے - نہیں غضب ہے طوفان ہے

یہ جلدبازی چھو کار شیطان تہ کیاہ ونو چھوک رحیم تہ رحمان

جلدبازی تو شیطان (ابلیس) کا کام ہے - تجھے کیا کہہ سکیں تو رحیم اور رحمان ہے

کتھن لگان لوک ذلیل گرٹھان لوک ژہ نے عیالاہ نہ خاندانا

بڑا ہوتے ہیں تو دوسرے ذلیل ہوتے ہیں تو پرائے لوگ - تیرا نہ کوئی عیال ہے نہ خاندان

مہ چانہ شانک لحاظ ماران نہ چھس بو کھوران نہ چھس بو تھاران

میں تیری شان کے لحاظ سے مجبور ہوتا ہوں میں کسی سے نہ ڈرتا ہوں نہ کانپتا ہوں

بوچھس نہ زانان ژہ چھی خدائی ژہ چھوی زمینا تہ آسمانا

میں خوب جانتا ہوں کہ تیرے پاس خدائی ہے تیری زمین ہے اور تیرا آسمان ہے

جلال چھ یوٗنی مہ اُوس اچھن تل بوتہ اوہ ہا سر بیس کھرن تل

میرے آنکھوں کے سامنے تیرا ہی جلال تھا۔ کیا میں اور کسی کے سامنے سر جھکاتا

سو یتھ گیم ہولہ چانہِ سرتل ننتہ مہ ہیو کُس حکیم دانا

تیری بیدردی نے میرے سونے کو پیتل کی قدر بھی نہ دی۔ نہیں تو میرا جیسا عقلمند اور دانا کون ہے

مہ ہیچھ خودی تہ مہ وُچھ خدائی مہ سُو رد وُہی شان کبریائی

میں نے خودی سیکھی ہے اور خدائی دیکھی ہے۔ میں تیری شان اور جلال کی حقیقت دریافت کر چکا ہوں

مہ چھا خبر دُوزہ نش چھو آسان یہ بزدلی ہند تہ امتحانا

مجھے کیا معلوم تھا کہ تیرے سامنے بزدلی کا ایک امتحان بھی دینا ہوتا ہے۔

مہ اوس لولک جلال ہاوُن مہ اوس سوزک کمال ہاوُن

مجھے عشق اور جلال دکھانا مقصود تھا مجھے جوش اور ولولہ دکھانا مراد تھا

مہ اوس دردک بہار چھاوُن تہ کیا زہ منہ اوس ینہ گمانا

میں عشق و محبت کی بہار کا لطف اٹھانا چاہتا تھا کیونکہ میں بھی بجائے خود کوئی سلیقہ رکھتا تھا

بہ وارہ اوسس وارہ کرتھس بہ یوت رُوانہ خوار کرتھس

میں بالکل مطمئن تھا اور تو نے مجھکو پریشان کر دیا مجھکو کتنا بدنام اور خوار کر دیا

گوڈن بو کمہِ تان خمارہ برتھس اَدہ بوزو نتھس محض ازانا

تو نے پہلے میرے وجود میں کوئی اور ہی حرارت بھر دی پھر مجھکو محض غافل سمجھنے لگا۔

تھوُت مہ للہ وُن یہ خارہ خارا بہ وارہ ژھٹہ ہا دِلک بخارا

تو نے میرے دل میں آگ لگا دی میں اپنے دل کے بخارات خالی کرنا چاہتا تھا

بہ لال آسِتھ لوُس نہ ہارا مہ رِندہ پاپش گگان چھو تانا

لعل ہونے کے باوجود میری قیمت کوڑی کی بھی نہ رہی۔ مجھے عبرت آتی ہے۔ افسوس ہے

بناوِن آسی اپن خدائی دِتّ مہ کرِ تھم تہ بیوفائی

تجھے اپنی خدائی بنانی تھی - مجھ پر الزام لگایا - کہا کہ تو نے بغاوت کی

تہ بیٹھ نہ کو نہ چارِن ہش خدائی ادہ یو مُڑہ رادہ ما زبانا

تیرے اوپر کہیں تیری جیسی خدائی نہیں پھر میں بھی اپنی زبان کھولتا

تہ نش چھُو سوی رنو تہ نش چھُو سو جان چھُوا چھُہ وِڈِنت یُس کران تِہ مانان

تیرے نزدیک وہی اچھا ہے اور وہی نیک ہے جو تیرے کہنے پر چشم بستہ عمل کرتا ہے اور سب کچھ مان لیتا ہے

سو گو رذیل یُس فِہ نان نہ زانان سو گو شریف یُس کُنِہ کنج نہ زانانا

جو عقل اور تعلق سے کام لیتا ہے وہ رذیل ہے جو کچھ بھی جانتا نہیں وہ شریف ہے

کِنِن نہ نیزن بو وادہ سینہ بیہم نہ زاہ ژِھ گرِ ٹھمنہ کینہ

میں تیرے پتھروں اور برچھیوں کے مقابلے میں اپنا سینہ تان کر نکلوں۔ کبھی غصہ نہ آئیگا دل نہ رنج ہوگا

نمن بیس کُن مہ نش ہیی نہ تہ کرتہ امہ خو تہ لامہ تانا

لیکن اوروں کو سجدہ کرنا میری جانب سے کبھی نہیں آسکتا۔ تو اس سے بڑھکر مجھ پر لعن طعن کیوں کریگا۔

اگُن نہ زانُن مہ آسِہ ہانے تہ کیاہ مہ باقی تھوو وون تا ہے

اگر مجھے اپنی عقل اور سمجھ نہ ہوتی تو نے میرے تباہ کرنے میں کونسی کسر اٹھا رکھی تھی

اکس کتھے پیٹھ تیار کرو تھم نوے ترانہ نوے فسانا

تو نے میری ایک ہی بات پر نیا ہی ترانہ بنایا۔ اور نیا ہی افسانہ تیار کیا۔

نہ موڑ تھس نہ ژھنہ کرِت مہ وُن یہ نارِ نے کانسِہ ہند تھو یو تھس

تو نے نہ مجھکو جان سے مار ڈالا نہ میری آگ بجھادی نہ ہی کسی کا رکھا تھا

بو پان پانے سنبالہ ہانے گوتے تھو یو تھم نہ کانہہ ٹھکانا

اگر میں آپ اپنی مدد کرتا تو نے کہیں میرا ٹھکانا نہ رکھا تھا

مہ کیاہ ونیو ونہ ژہ کیاہ نہ بوزُنت شکر مہ وَرتاو زہر ژہ سوزُنت

میں نے کیا کہا تھا اور تو نے کیا سمجھا - میں نے شکر تیرے پیش کی تھا تو نے زہر بھیجا

اکوی سبق دِت زمانہ سرہ کِن بناوتھن بڈ قصابے وانا

ایک ہی سبق دیکر سیدھے سادھے زمانے کو قصائی کی دکان بنادی

یہ ژتھ بہ ہے دشمن کرن تی مہ کرزہ ہے یُد چھوسَی بو دشمن

میرے ساتھ تو نے کیوں وہی برتاؤ نہ کیا جو دشمن کے ساتھ کرنا چاہئے تھا جب میں تیرا دشمن ہوں

نہ آسن فتنے نہ آسن تنازے نہ روزہ ہے کفر کُنی نشانا

نہ فتنے ہی رہتے نہ جھگڑے ہی . نہ کہیں کفر کا نشان ہی رہتا

لدُنت جہنّم برون سو آسوی یہ فتنہ برپا کرون ژہ آسوی

تو نے جہنم بنایا اور اسکو بھرنا تھا یہ فتنہ تو نے برپا کیا

مرُن چھو کن ژہ ما مرُن چھوی نہ دنو حسابا نہ دِنو بیانا

مرنا تو اور دل کو ہے تجھے نہیں - تجھکو نہ حساب دینا ہے نہ کسی کے سامنے بیان دینا ہے

مرُن تہ زیوُن کنو بچارہ آدم ژہ اندہ روزِتھ وچھان تماشا

مرنے اور جینے کے لئے بیچارہ آدم ہے تو الگ رہکر تماشا دیکھتا ہے

نہ زاک کانسہ نہ ژہ وے کانہ زہا نہ چھوی قبیلا نہ خانمانا

نہ تو کسی سے جنا نہ تجھ سے کوئی جنا نہ تیرا کوئی قبیلہ ہے نہ خاندان

بُرنت سو آتش مہ سینس اندر اتے رُمن منز ہوکھن سمندر

میرے دل میں وہ آگ بھردی کہ وہاں لمحوں میں بڑے بڑے سمندر سوکھ جائیں گے

اتے دزن پن کنہ تہ سنگر بچارہ آدم چھو سنجہ دانا

وہاں پہاڑ اور پتھر جل جائیں گے - بیچارہ انسان تو سرسوں کا دانہ ہے

رٔبے نہ آئس کران چھوک رنگ ڈٔ پان چھوپس ڈٔن کرُن مہ سیت جنگ

تو کیچڑ اور پانی پر رنگ چڑھاتا ہے اور اسکو میرے ساتھ لڑنے کیلیے کہتا ہے

کوٗہس مُقابل انان زورہ چھوُن یہ کمزور شیشہ خانا

اس کمزور شیش محل کو زبردستی سے پہاڑ کے مقابلے میں لا کھڑا کر دیتا ہے

ژٕہ ہیوٗ نہ کانہہ ہتھارِ ہتل نہ مار ژل ژٕہ ہیوٗ نہ کانہہ لاوبالہ نہ ڈانبل

تجھ سا کوئی جبہ گر نہیں - تجھ سا کوئی بے پرواہ اور مستغنی نہیں

ہنن مُدا چھوک کڈان کرِت ژھل ہلیس غریبن کران وگانا

تو دوسرے غریب سے بہانوں اور حیلوں سے اپنا مدعا حاصل کرتا ہے

جہنمس منز چھیہ اتھ گرمی قیامتس منز چھیہ اتھ سختی

جہنم میں اتنی گرمی ہے - قیامت میں اتنی سختی ہے

ییٖتھی ییٖتھی رُعبہ دابہ ونِ ونِ ڈٔہی چلاوٕت یہ کاروانا

تو نے ایسے ایسے رعب و داب کہہ کر ہمیشہ یہ کارواں چلایا

یہ کابر رٔوِمت چھوُن ملتس ہنت دوبارہ کرِ کرِ ژٕہ کا بہ راوان

اس سہمے ہوئے انسان کو متواتر دھمکیوں سے تو اور بھی ڈراتا ہے

دِلاسہ دِت حوصلہ بڑاوِت پوان سنبالُن چھو ناتوانا

ناتوان اور بزدل کو تو دلاسوں سے حوصلے دیکر سنبھالنا پڑتا ہے

نوی گٕن وال نوی سنجیہ ہنت ڈٔہی پوان چھی ژٕہ سوزِن

نئے نئے عظمت اور ایفار سے نئے پیغام لیکر تجھکو یہاں بھیجنے پڑتے ہیں

اگر مہ اکسی ہنن ژٕہ ونہ مک زمانہ منگہ ناوٕہ من بو آنا

اگر مجھ اکیلے کو اپنا کہتا اور اس کام پر مامور کرتا میں ساری دنیا کو قابو میں لاتا

یہ دردِ سر چھوک ہوان پانس مہا گران چھوک نہٕ روی ملارا

تو اپنے اوپر اتنا دردِ سر لیتا ہے۔ لیکن مجھے کبھی یوں ہی مدارا نہیں کرتا

خدای آسِت مٹھوی نہ کینہ مِہ نہ چھو آخر زواہ نہ جانا

تو خدا ہوتے ہوئے کینہ نہیں چھوڑتا   آخر میں بھی جان رکھتا ہوں

چھومی نان پورہ پزٕ نہ ہزکت چھم گران اورہ کفر و لعنت

میں اپنی طرف سے سچی اور سیدھی بات کہتا ہوں تو ادھر سے مجھ پر کفر کا الزام اور لعنت بھیجتا ہے

یہ ما ہزرہ گو یہ لو عداوت یرتھی خدائی بوزٕ نہ مانا

یہ تو راستی نہیں، نا ہوئی یہ دشمنی ہوئی۔ کیا میں کبھی ایسی خدائی مانوں گا

گرکان چھوم منز دلس جذباہ تھوی کرہی پیدہ انقلابہ

میرے دل میں جذبات اُبل رہے ہیں - کہتا ہوں کہ ایسا انقلاب پیدا کروں کہ

نہ روزہ پردا نہ کانہہ حجابا نہ روزِ عرشا نہ لامکانا

سب پردے اور حجاب اٹھ جائیں   نہ عرش رہیگا نہ لامکان

لوٗان زٕہ لدمُت سُو نہ کتھو سیٛت لدانٕہ وکرمُت سُو نہ کتھو سیٛت

تو باتوں ہی سے بنایا ہوا بگاڑتا ہے   اور باتوں ہی سے بگڑا ہوا بناتا ہے

نہ چھے مزورن مزورٕ چکاون نہ چھی سجاون یہ کارخانا

نہ مزدوروں کو مزدوری چکائی ہے   نہ کوئی کارخانہ سجانا ہے۔

اُنُول سودا کنان بہت خوش اڈن گرٕھان عیش اڈن گرٕھان کھشٕ

تو سودا اپنے نئے خوشی خوشی فروخت کرتا ہے۔ بعض لوگ مالا مال ہوتے ہیں۔ کئی بیچاروں کا خون ہوتا ہے۔

نہ فکر مُول نہ مزٕ بہ بند غم دُکان تہٕ چھوی کرایہ وانا

تجھے نہ چیزوں کے اصل دام کا فکر ہے نہ فائدے کا غم۔ دُکان بھی گویا کرایہ کی دُکان ہے

اکھاہ چھُو تختس پیٹھ شہانہ جرت جواہر بھرنت خزانہ

کوئی تخت شاہی پر بیٹھا ہے (مہاراجہ) موتی لگے ہوئے ہیں خزانے بھرپور ہیں

چھُو بیاک فقیران وانہ بنان کچھن سُم متس نہ بانا

دوسرا آوارہ پھر رہا ہے - اسکو کاسہ گدائی بھی میسر نہیں ہوتا

جران اکھا سون تہ چھونہ جائن بیس نہ زاہ ان بنان شامن

کوئی اپنے لباس پر سونا چڑھاتا ہے اور نگینے نصب کرتا ہے - دوسرے کو شام کی روٹی نہیں ملتی

وچھم یمی زیادہ پاک دامن تہ تمن کتو نہ آب و دانا

جو لوگ زیادہ پاکدامن ہیں تیرے پاس انہی کے لئے آب و دانہ نہیں

مصیبتس منز وچھم تمی لوک تہ یاد ہر دم یمن چھوک

میں نے انہی لوگوں کو مصیبتوں میں مبتلا دیکھا جو ہر وقت تیری یاد کرتے ہیں

کرن نہ کیاہ ون وسیلہ م فے ان مزار انہ آستانا

اب قبروں اور مزاروں کو اپنا وسیلہ نہ بنائیں تو بیچارے کیا کریں

تہ پیدہ کرتھن تکت بہ آدم ادہ بناوُت یہ سارُ عالم

تو نے انسان کو فخر سے پیدا کیا   پھر یہ ساری دنیا سجائی

تسندہ عیشہ نہ آرامہ پتہ تھوُت سجاوت یہ گلستانا

اسی کے آرام اور عیش کی خاطر   یہ باغ آراستہ کیا

دُپت کرِم یہ بندگی عبادت عطا تہ کر تس پننہ خلافت

تو نے سمجھا کہ یہ (انسان) میری بندگی کریگا جب ہی تو اسکو اپنی خلافت بخشی

وُہی دیتو تھک کرُن محبت یمو یہ کرُون تہ زاہ بوزانا

تو نے ہمیشہ ان کو محبت کرنا ہی بتایا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کیا - تب تو بھی بن وہ بنیر جاباں دی

بُزان بہ سرمایہ دار ڈیہوم جگر غریبن نہ ہکبین ہند
ہیں سرمایہ دار کو غریبوں کے جگر بھونتا دیکھ رہا ہوں

مہ چانہ امہ عظمتنگ وُقسنم چہوم نتے منگان چہوین ہے ا ما نا
مجھے تیری عظمت کی قسم ہے وہاں ہیں بھی پناہ مانگتا ہُوں

ژہ نہ امیرن ہندوی امیرا جبا گرہ ہان چہوم ونتِ ہگی کیبا
تو بھی امیروں کا ہی ہے — جبا دامنگیر ہے کیا کہہ سکوں

امیر ڈیہم غریب مازس دُوہی بناوان وج ازہ وانا
دیکھتا ہوں کہ امیر ہمیشہ غریب کے گوشت کی ضیافتیں بھگا کر کھاتے ہیں

ژہ بیدہ کرِ ہک برادری کِنت محبتس کِنت بہادری کِنت
تو نے ان کو یک جہتی مساوات اور شجاعت کے لئے پیدا کیا تھا

مہ دُچہہ غلامبہ نہ افسری کِنت برادری ہند نہ اک نشانا
ہیں انکو غلامی اور افسری کے لئے دیکھتا ہوں برادری کا ان ہیں ایک نشان بھی نہیں ہے

ژہ سُوز ہک رہنما تہ رہبر تمو نیز ہک خیر بو گرک شر
تونے انکو رہبر اور رہنما بھیجے اُنہوں نے ان کی بھلائی چاہی انہوں نے انہیں تکلیف ہی پہنچائی

یہ چانو دُنیا مہ پتش سراسر جہو نابکارن ہندوی مکانا
یہ تیری دنیا میرے نزدیک نابکاروں کا گھر ہے

چہہ کنہہ نفی نم ہمن ہمن ہٹ دُوہی بلاشک ہکن نہ شوبی
وہ کچھ ایک ہی اشخاص ہیں جن پر تجھے بلاشک ہمیشہ فخر کرنا چاہیئے

غنیمتھی آسہ تم بہادر غنیمتھی آسو نہند زمانا
وہ بہادر غنیمت ہی تھے اور ان کا زمانہ بھی غنیمت تھا

بہادرن سبٹ اڑان وس شراہ نہ واشاہ گډان اوس
میں بہادروں سے لڑتا تھا میرے دل کے ارمان نکلتے تھے اور بدن کو بھی تقویت ہوتی

چھو بزدلن سبٹ اڑن حماقت نہ زانہ دلدار پہلوانا
بزدلوں سے لڑنا تو بیوقوفی ہے - یہ بات تو کوئی بہادر پہلوان ہی جانتا ہے

دیاں چھوس تم دلبر کتوگے موژبای بوژھہ لاو شیر کتوگی
کہتا ہوں کہ وہ دلیر کہاں گئے - لومڑیاں باقی رہ گئیں اور شیر کہاں گئے

نوس زمانش بھوان تم آس تنبا رہ کر کر نوی جہانا
وہ بہادر کہاں گئے جو نئے زمانے کے لئے نیا ہی جہان تعمیر کرتے تھے

نہ اودہ دریا نہ اودہ سمندر مہ اودہ باقی بہ لو لکوی انز
نہ دریا رہے نہ سمندر میرا جوش اسی طرح باقی رہا

امی ہنر وانہ چھوس بودہ دمت کونے کونے دن گران سرانا
اب ایسی گڑھوں میں جمع ہوئے ہوئے گندہ پانی سے کبھی کبھی بہاکر اپنی حرارت اور جوش دباتا ہوں

بجای خودم سٹھاہ جھہ قابل گمرگست چھم بوان مقابل
بجائے خود جو لوگ بہت ہی قابل ہیں - مگر کس کر میرے مقابلے کو آتے ہیں

اشارہ اکہ چھوک نہ استخوانش نکھہ نہ روزان استخوانا
میرے ایک ہی اشارے سے ان کی ہڈیاں الگ الگ ہو جاتی ہیں

اعوذ باللہ بران بران تم گران رندی نہ وعظ خوانی
اعوذ باللہ پڑھنے پڑھنے جو لوگ وعظ خوانی اور رندی کے دم بھرتے ہیں

گران بلہ چھوس بو آزمایش دران نہ رنداہ نہ وعظ خوانا
جب میں آزمائش کرتا ہوں تو نہ کوئی وعظ خوان سالم رہتا ہے نہ کوئی رند

اگر مین آسهی نه ٺهو مثرا امیدِ جنت نه خوفِ دوزخ

اگر تو نے ان کو جنت کی امید اور جہنم کا خوف رکھا نہ ہوتا

ڇهو سے بو دعوا کرنت وٹان ازته سجده کره هی اک جوانا

میں دعوی کرکے کہتا ہوں آج تیرے سامنے ایک متنفس بھی سجدہ نہ کرتا

یه چانو آدم یه چانو عاقل ٺهوی ڇهو نادان ٺهوی ڇهو جاہل

یہ تیرا آدم - یہ تیرا عاقل - اتنا بے وقوف اور اتنا جاہل ہے

گناه نه غفلت کران پانه مه کن ڇهو لاگت ٺهوان ترانا

گناہ اور غفلت خود کرتا ہے اور میری طرف ان برائیوں کو منسوب کرتا ہے

دپان ابلیسنی بو ڈولس تمی لعینن بو ناره والس

کہتا ہے کہ ابلیس نے مجھکو گمراہ کر دیا اسی ملعون نے مجھکو دھوکہ دیا

امی فریبن بو نباده زولس ڇهونا عجائب یه داستانا

یہ باتیں تو میرا کلیجہ اور بھی جلاتی ہے - کیا یہ عجیب واقعہ نہیں ہے

مه کیاه خطا کهنو ڇهه زن دوان تهرٹ سکاره تقدیر کی وتن پٹ

اگر تقدیر کے سکار راستوں پر تڑپ رہے ہیں میرا کیا قصور ہے -

برث یه نیزه انت ٺهوان ڇهم مه بروٺهه کن پانه زکمانا

وہ تو خود تیر جوڑ کر ایک اچھی سی کمان میرے سامنے لاکر رکھ دیتے ہیں -

ڇهه چانه گونرک ننانه ثراوان ہنن گونه لول راوه راوان

تیری وحدت پر جھگڑتے ہیں اور اپنی وحدت کھو ڈالتے ہیں -

تهرن گنهن خاره بازین ہیٹ لگان ڇهک واره مان مانا

خالی باتوں اور فضول رشک بازیوں پر آپس میں لڑنے اور ایک دوسرے پر سبقت لینے پر تل جاتے ہیں

ٻُڌو ڇهوس غوطن منجهه گرهان هر دم جهنمي ڪم نه جنتي ڪم

میں ہر وقت انہی فکروں میں ڈوبتا جاتا ہوں کہ جہنمی کون لوگ ہیں اور جنتی کون ہیں

ونان ڇهه جنت ڀران. جهنم ڀران خوشيانه شاديانا

یہ تو جنت کھتے ہیں اور جہنم کو بھرتے ہیں اور طرفہ یہ کہ پھر خوشیاں مناتے ہیں

ٿيندو ڏسي ڪرتوت ڇهه ڪڏهن ڪِلڻ ٿيوان ڪاهه ٿيوان عبرت

ان کی کرتوت دیکھکر مجھے کبھی ہنسی آتی ہے کبھی عبرت

ٿيا ڇهه گل نه ٿيا ڇهه بلبل ٿيا ڇهه باغ نه باغوانا

جیسے گل ہیں ویسے ہی بلبل ہیں ویسے ہی باغ ہیں ویسے ہی باغبان ہیں

ٿيا پڙهن نه سکهن زياده ٿيا غرضمند ٻان زياده

جوں جوں زیادہ پڑھتے اور سیکھتے ہیں توں توں زیادہ غرضمند بنتے جاتے ہیں

اکس اکس بي هر اس مردس کي ڏهاڙي گهرجن خزانا

ایک ایک ظالم مرد کو روز ایک ایک خزانہ ملنا چاہیئے تھا (اور مفت میں)

ڇهه شالهه سندر ٻاٽ نه ٿها ڪم مارن ڇهپ ٿن ڪن ٿهان ٿي وڃي

گیدڑ کی طرح دو چھلانگیں مار کر مڑ مڑ کر دیکھتے اور چھپ کر بیٹھتے ہیں

ونان ڏين ڇهه ڪفر ڪفرس ونان ڏينڪ مو ڏرترانا

دین کو کفر کہتے ہیں اور کفر کو دین کا میٹھا ترانہ

ڇهه خون ظالم پيوان غريبس غريب ٻان ڇهوم لکهت نصيبس

ظالم غریبوں کا خون چوستے ہیں غریب کہتا ہے کہ یہ میری قسمت میں لکھا ہوا تھا

ٻه وڇهنه ٿو ٿهڪ لئه باغ ٻهاون ٿو ٿئاؤ خاصه جيلخانا

یہ دیکھ - تو نے ان کیلئے باغ بنا کر رکھا - انہوں نے اس باغ کو خاص قید خانہ بنا دیا

سخنورن ہندیہ کارنامہ تہ شاعرن ہندہ مُودرہ کلامہ

سخنوروں کے کارناموں اور شاعروں کے میٹھے گیتوں کا تو کیا کہنا

فریب حُسنک دِوان عشقس ہنت بازری زنانا

ایک بازاری عورت پری کے بھیس میں عشق کو حسن کا دھوکہ دیتی ہے

جواب کیاہ دِن ہی ستمگر حساب یلہ ہک تِہ روزِ محشر

جب قیامت کے دن ان سے بازپرس ہوگا یہ ظالم کیا جواب دیں

تِہ تہ کرک کیاہ یہ چھُم دلس شوق ہا یہ وچھہ ہا اچھو سوّانا

تو بھی کیا کریگا - مجھے بہت تمنا ہے کہ وہ وقت اپنی آنکھوں سے دیکھوں

یمن چھہ ہا آدم گری وراثت مران ڈیٹھم صنمگری پت

جن کی وراثت آدم گری ہے وہ صنمگری پر مر رہے ہیں

گران رنگس چھہ پوپرن لت ہران ہوقت چھہ گلستانا

اور رنگ کے گرد پروانے کیطرح گھومتے ہیں! اور قبل از وقت مرجھانے والے پھولوں کیطرح مرجھا جاتے ہیں

خبر تِہ کم کم عذاب کرہ ہک ڈیرہ زمین آسمان فرہ ہک

جانے تو کتنے عذاب نازل کرتا اور آسمان کو الٹتا

یتھی پوتِل بِد بناوہ ہے اکہ غریب کرالا شریف چھانا

اگر ایسے ہی پتلے کوئی غریب کمہار اور کوئی شریف نرکھان بنا بنیا (جیسے تو نے بنائے ہیں)

مہ دِن اکی کتھ مہ کرِ یہ لعنت یہ نے ییا گو اَدہ وَن کتھ

میں نے ایک ہی بات کہی اور میرے لئے لعنت ہوئی - اسکو جانبداری نہ کہیں تو کس کو کہیں

پھن نہ ساسن کنھن تہ عیبن امس تھوان چھکھ ہمیشہ ڈھانا

تو انسان کے ہزاروں لاکھوں عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے

ژہ راوہ راوُنت بیہ میُون آدن مہ گوش نھاوُنت نہ لولہ بادن

تو نے میری عمر تباہ کی   میری فریاد کبھی نہ سُنی

بہ کیاہ چھُو فتنن بیہ فسادن بلے ژہ روزی نہ بابہ زانا

ہیں فتنے اور فساد کیوں نہ اٹھاؤں جب تجھ میں   رحم والصاف نہ رہا

دُنہ ژہ آزماو بہ پیُون طبیعت خودی تہ غیرت چھُک وُناگن

ابھی تو آزمایش کر دیکھ خودی اور غیرت کیا ہوتی ہے

دِمہٕ بلیس سجدہ کرنہ باپت ژہ سورگہ خونہ زبرمکانا

مجھے اوروں کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے جنت سے اچھی جگہ پیش کر

بہ گو نہ گوات لیمنہ چارہ ژہ میون خارہ مہ چانو خارہ

جو ہوا سو ہوا اس کا اب کوئی چارہ نہیں ہو سکتا تجھے میرا رشک ہے مجھکو تیرا رشک ہے

ژہ نہ پنُن عزّ ناہ تہ شانا مہ پنُن ولولہ زبانا

تیری بھی اپنی عزت اور شان ہے۔ مجھے بھی اپنے ولولے اور اپنی زبان ہے

ژہ نہ گراں بندگی جماتھا مہ نہ گراں بندگی جماتھا

تیرے بھی پوجاری ہیں   اور میرے بھی پوجاری ہیں

ژہ نہ بناوُنت الگ جہانا مہ نہ لب ۳ وُم الگ جہانا

تو نے اپنی دنیا الگ بنائی   ہم نے بھی اپنی دنیا علیحدہ بسائی ہے

ژہ چھوک یمن کنت گراں گم سنز بو خونکی پاٹھہ چھو بنگ لگن منز

تو ان کیلئے کتنے سامان تیار کرتا ہے   ایں خون کی طرح ان کی رگوں میں ہوں

جنو نہ میانی فرکان ژھری گرنز گر کائن سمندر تلان طوفانا

میرے جنوں سے خالی ڈھانچے تڑپ رہے ہیں اور سمندر کی طرح طوفان پیدا کرتے ہیں

بوچهوس نه مانت ته هېڅوک نه کا ثراه مه هېڅوک نه بيا کهادنن مه هات و

میں یہ مانتا ہوں کہ تیرا ہمسر کوئی نہیں - میرا جیسا بھی کوئی مجھے دکھا تو سہی

ته چهوی پښن بياک لې وه رکانا مه نه پښن بياک لې وه رکانا

تجھے بھی اپنا طریق کار ہے - میرا بھی علیحدہ دستور العمل ہے

بو مانه نا ديده چهی ته مانان بوکم و چهس ج بده کس مه زانان

مانتا ہوں کہ تجھ پر نادیدہ ایمان لاتے ہیں مجھکو کس نے آنکھوں سے دیکھا ہے مجھے کون جانتا ہے

ته نه خيالاه کنها گمانا بو نې خيالا کنها گمانا

تو بھی ایک مشہور بات ہے خیال اور گمان ہے میں بھی بات ہوں خیال ہوں اور گمان ہوں

ته لاشريک نه ته خير بيه شر پښن قلم نه پښن يه دفتر

تو لاشریک ہے تیرے پاس خیر و شر ہے قلم اپنی ہے اور دفتر بھی اپنا ہے

قدم قدم بونه تلان برابر نه ميون وېدا نه ميون قرانا

میں بھی برابر ساتھ قدم قدم اٹھاتا ہوں حالانکہ نہ میرا کوئی وید ہے نہ قرآن ہے

ته بانه خالق ته يانه مالک نه کرمه بيدا نه چهوم سو طاقت

تو خود خالق ہے اور خود ہی مالک نہ ہی نے کائنات پیدا کی نہ اتنی طاقت ہے

بوچهوس نه مانان ته چهوک بهر جا مه رښ تر و چهنن شراحوانا

میں مانتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے - کسی بچے اور جوان کو دکھا جو مجھ سے دور ہو

غريب آدم رباه نه آبا بو تيز آتش مه اضطرابا

غریب آدم کیچڑ ہے پانی ہے میں تیز آگ ہوں - مجھ میں تڑپ اور ولولے ہیں

دو هې جوابس و نې جوابا ژهو په کرنت و زهني زبانا

روز جواب کا جواب کہا جاوے گا - جب جاپ تو کوئی بے زبان ہی رہ سکتا ہے

بہ لولہ آتش مہ شولہ ناوان دِلک ہوس آرزو تہ ارمان

عشق کی آگ مجھکو جلاتی ہے اور دل کے ارمان مجھے چین سے رہنے نہیں دیتے

کھکازہ آسنت نکن نہ زانن اگر بہ ہمہ خونہ آسر دانا

ورنہ تیرے سامنے کب اپنی دانائی پر فخر کر سکتا ہوں اگر میں اس سے زیادہ عقلمند ہونگا

بجاے خود مہ کریاوہ فریاد بہ فتنہ گر بندہ چانو آزاد

میں نے تو یہ فریاد بجاے خود کی تھی - یہ تیرا فتنہ گر بندہ آزاد

خبر بہ کتہ جایہ اوس بوزان تلن قلم تہ لکھن فسانا

جانے کہاں اور کس جگہ سنتا تھا - بس قلم اٹھائی اور افسانہ لکھ ڈالی

نہ مسجدن ہنز امید روزس نہ مندرن ہند تھون توقع

اسکو نہ مسجد والے امید رہی نہ اس نے مندروں کی توقع رکھی

بمن کتھن کیاہ چھو معنہ مطلب نہ زانہ رندا نہ نکتہ دانا

ان باتوں کے معنی تو کوئی نکتہ فہم رند ہی سمجھ سکتا ہے

بہ وادِ لدہ سند دداکھ بوزنت وچھم ونن ہیٹھ گرچھان رونت

میں نے دیکھا ہے وہ کسی دردمند کی پکاریں سنکر چلتے چلتے راستوں پر رک جاتا ہے

امس خطا چھو نہ نزی بخشس یتھوی دِلاہ تہ زواہ دماغا

یہ بھی اسکا قصور نہیں تو ہی نے اسکو ایسا دل ایسی زبان اور ایسا ذہن بخشا

غلام محمد نور محمد تاجران کتب مہاراج گنج بازار سرینگر

راقم حسام الدین ...



